ابن سعید — ایک خاکہ

ابن صفی

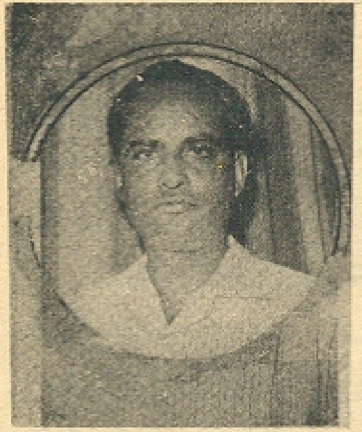

ابن صفی جس موضوع پر بھی قلم اٹھاتے ہیں ان کا اسلوب اور انداز بیان ہمیشہ منفرد ہوتا ہے۔ ابن سعید کے اس مختصر خاکے میں بھی ان کی یہ خصوصیت نمایاں ہے۔ انھوں نے ابن سعید کو بہت قریب سے دیکھا ہے۔ اس لئے ان کے اس خاکے میں آپ بھی ابن سعید کے اندر چھپے نٹ کھٹ انسان کی شخصیت کو بھی صحیح طرح دیکھ سکتے ہیں۔ یہ خاکہ بھی -- برس قبل لکھا گیا تھا۔

میرا خیال ہے کہ شاید ہی کسی کو اپنا نام اچھا لگتا ہو ______ یا پھر ہو سکتا ہے اس دشواری میں صرف ہم دونوں مبتلا ہوں ______! میرا نام اسرار احمد ہے لیکن اس نام پر جو تصور خود میرے ذہن سے وابستہ رہا ہے۔ وہ عجیب بھی ہے اور مضحکہ خیز بھی ______ بس ایسا محسوس

ہوتا ہے جیسے ایک اداس موڈ میں کھینچوائی گئی تصویر ہو۔

اس لیے میں تو ہو گیا" ابن صفی" ———— لیکن ابن سعید؟ ———— ہو سکے نہیں وہ اسے پسند کرے یا نہ کرے کہ اس کا اصل نام آپ کے علم میں لایا جائے ———— لہٰذا میں احتیاطاً برتوں گا! اگر آپ بضد ہی ہیں تو صرف اتنا کہہ کر پیچھا چھڑانے کی کوشش کروں گا کہ اگر اس کے نام پر آپ کی آنکھوں میں بیک وقت کفن کافور اور قبر کا نقشہ نہ پھر جائے تو میرا ذمہ! ———— ہو سکتا ہے کہ خود اس کے ذہن میں بھی اپنے نام سے متعلق کچھ اسی قسم کا تصور موجود ہو ———— بہر حال اب وہ ابن سعید ہے!

اکثر ناموں کا شخصیت پر بھی اثر پڑتا ہے ———— یہ میں ذاتی تجربہ کی بناء پر کہہ رہا ہوں۔ اب دیکھئے نا میرا نام اسرار ہے اور میں پر اسرار کہانیاں لکھتا ہوں ———— لیکن خدانخواستہ ابن سعید "کفن گھسوٹ" نہیں ہے۔ اس کا نام، اس کی شخصیت پر ذرہ برابر بھی اثر انداز نہیں ہوا۔ حتیٰ کہ قلمی نام بھی اس سے عاری نظر آتا ہے ———— اس کی تصویر دیکھ رہے ہیں نا آپ۔ ———— ابن سعید تو ہو سکتا ہے لیکن صورت سے خود بھی سعید نہیں معلوم ہوتا ———— آنکھوں پر غور کیجئے! ایسا لگتا ہے جیسے منتظر ہوں، کسی ایسے آدمی کی جس کی دھجیاں بکھیری جا سکیں۔

بڑا ذکی الحس اور بیحد ذہین آدمی ہے ———— کبھی کبھی موڈی ہو جاتا ہے عینک نہ لگائے ہو تو کرکٹ کا کھلاڑی معلوم ہوگا۔ عینک سے چہرے پر گمبھیرتا آجاتی ہے! ہنسی کی بات ہو تو بچوں کی طرح دل کھول کر ہنسے گا! خود کو لئے دیئے رہنے کی ایکٹنگ نہیں کر سکتا! ———— میں نے اس پر کسی قسم کا غلاف کبھی نہیں دیکھا۔ اکثر ملنے جلنے والے اسکی کھری باتوں پر دل برداشتہ بھی ہوتے ہیں ———— طالب علمی کے زمانے میں کبھی کبھی بلند آواز میں گایا کرتا تھا سہ

طبل و علم ہی پاس ہیں اپنے نہ ملک و مال
ہم سے خلاف ہو کے کرے گا زمانہ کیا

پھر آدمی مخلص بھی ہوتا ہے ــــــــــ ابن سعید بھی اس صفت سے خالی نہیں۔

ــــــــــ اگر آپ اس کے دوست ہیں اور اس فکر میں ہیں کہ اس کے خلوص کو کسی طرح آزمائیں تو کچھ دنوں کے لئے بیمار پڑ جایئے۔ ایسی مامتا پھوٹ پڑے گی اسکے رکھ رکھاؤ میں جیسے کسی مالدار بیوہ کا واحد چشم و چراغ بستر مرگ پر جا لیٹا ہو۔

"دامے درمے، قدمے، سخنے" ہر طرح "حاضر" نظر آئے گا! کسی بھی مسئلہ پر بحث میں اس سے جیت جانا بڑا مشکل کام ہے ــــــــــ بلکہ بعض اوقات تو امر ناممکن بھی بن سکتا ہے ــــــــــ طالب علمی کے زمانے میں ایک بار وہ ایک بڑے پائے کے آدمی سے الجھ گیا تھا! ــــــــــ میں نے دیکھا ہے ان حضرت کو بے بسی سے ہاتھ پاؤں مارتے ــــــــــ! اگر آپ کو یقین نہ آیا ہو تو خود ہی آزمائیے ــــــــــ! کسی موضوع پر اچھی طرح تیاری کر کے اس سے ملئے۔ دوران گفتگو میں موقع نکال کر چھیڑ دیجئے بحث ــــــــــ! آپ کو میرے بیان کی صداقت کا بخوبی اندازہ ہو جائے گا۔!

اچھا اب کہئے تو اس سے بحث میں کامیاب ہونے کا بھی گُر بتا دوں، بحث کرتے وقت اس کی صورت کبھی نہ دیکھئے ــــــــــ! چہرے سے نظر ہٹائے رکھئے اگر آپ کامیاب نہ ہو جائیں تو میرا ذمہ!

بحث کرتے وقت وہ عموماً اپنا دماغ ٹھنڈا رکھتا ہے۔ اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ ہوتی ہے۔ ــــــــــ حقارت آمیز مسکراہٹ اور آنکھیں حریف سے یہی کہتی معلوم ہوتی ہیں۔ "جاؤ میاں ابھی لونڈے ہو ــــــــــ! کچھ دن اور پڑھو!"

اس کا یہ حربہ اتنا خطرناک ہے کہ مقابل کو اچانک جھلاہٹ میں مبتلا کر دیتا ہے ــــــــــ بس تاؤ آیا آپ کو اور بحث کے سارے داؤں پیچ ذہن سے غائب ــــــــــ آپ بیٹھے ہکلایا کیجئے ــــــــــ وہ ایک طویل قہقہہ لگائے گا ــــــــــ اور آپ سوچتے ہی رہ جائیں گے کہ اپنا سر کہاں دے ماریں!

طالب علمی کے زمانے میں ہم دونوں چھیڑ چھیڑ کر ایک دوسرے کو بحث کے لئے للکارا کرتے تھے ——
—— اور بحث کا اختتام دو ڈھائی گھنٹے کی شکر رنجی پر ہوتا تھا۔

اس کے بعد یا تو وہ مجھے چائے پلاتا تھا یا پھر مجھے ہی اپنی جیبیں ٹٹولنی پڑتی تھیں۔ میں نے اسے سات سال سے نہیں دیکھا —— اس میں بہتیری تبدیلیاں ہوئی ہوں گی اس دوران میں —— لیکن مجھے یقین ہے کہ اس کا کھلنڈراپن آج بھی شباب پر ہوگا ——
وہ آج بھی دل کھول کر قہقہے لگاتا ہوگا۔ آج بھی دوسروں سے اس کی چھیڑ چھاڑ جاری رہتی ہوگی۔

ابن سعید ایسے ہی لوگوں میں سے ہے جو زندگی کے کسی بھی اسٹیج پر بجھ نہیں سکتے۔!

بعض اوقات موج میں آکر بڑے مزے کی باتیں کرتا ہے۔ ایسے جملے زبان سے ڈھلتے ہیں کہ ذہن پر حرف بحرف نقش ہو کر رہ جائیں۔ طالب علمی ہی کے زمانے کا ذکر ہے —— ایک بار ہم دونوں بیٹھے "پِنک" رہے تھے —— یک بیک سر اٹھا کر بولا۔

"یار سنو —— "اب تک دنیا میں دو عظیم عورتیں گزری ہیں۔ ایک تو میری ماں جس نے مجھے پیدا کیا تھا اور دوسری قلوپطرہ جس کے دوبارہ پیدا ہونے کی آرزو میں اپنے ساتھ قبر تک لے جاؤں گا۔"

سنا آپ نے! —— شیکسپیئر کا کلیجہ بھی شق ہو جاتا ایسا کوئی جملہ اگلتے وقت —— ! یہ اس کا ایک مخصوص موڈ ہوتا ہے —— مجھے افسوس ہے کہ اس نے اپنے اسی موڈ میں کبھی کوئی کہانی نہیں شروع کی —— ورنہ شاہکار ہوتی ——
—— قصہ دراصل یہ ہے کہ وہ بھی میری ہی طرح "پبلک ٹیسٹ" کے لئے "اپنا پن" فنا کر کے لکھتا ہے۔

یہ لکھنے لکھانے کی بات کہاں سے نکل آئی۔ میں تو ابن سعید کے بارے میں آپ کو کچھ بتا رہا تھا ——
ہاں تو یہ تھا ابن سعید!

ابھی تک میں نے اس کی اچھائیاں گنوائی ہیں! —— اب سنئے ——

اور محتاط رہیئے کہ وہ آپ کی طرف سے کوئی خلش دل میں نہ لے بیٹھے ——— ! ایسے حالات میں وہ انتہائی خطرناک ثابت ہوا ہے ——— انتقام ضرور لیتا ہے ——— بخشنا نہیں جانتا !

یہ اور بات ہے کہ آپ اپنی شکست کی داستان اسے ہی سنا رہے ہوں اور وہ غمزدہ صورت بنائے افسوس ظاہر کر رہا ہو ——— ! اگر آپ منہ کے بل گر پڑے ہیں تو یقین رکھئے کہ کسی مرحلے پر اسی کی ٹانگ اس صفائی سے چلی ہو گی کہ آپ کے فرشتوں کو بھی علم نہ ہو سکا ہو گا ! ———

ایک بار پھر عرض ہے کہ یہ سات سال پہلے کی باتیں ہیں ——— ہو سکتا ہے کہ اب وہ "فرشتہ بن گیا ہو" ——— ورنہ سات سال پہلے تو ہم دونوں کا متفقہ فیصلہ تھا کہ آدمی کو آدمی ہی رہنا چاہیئے ۔ فرشتہ بننے کی کوشش اسے عموماً تاریکیوں کی طرف لے جاتی ہے ——— ہاں تو سات سال پہلے وہ آدمی ہی تھا ——— یعنی خیر و شر کا مجموعہ ——— محبت بھی کرتا تھا اور نفرت بھی ——— صلح جو بھی تھا اور جھگڑالو بھی ——— مختصراً شریف بھی اور کمینہ بھی ——— خدا کرے وہ اب بھی آدمی ہی ہو ● ●

جواہر پارے

"مجھے وقار سے دلچسپی نہیں ہے ۔ میں معمولی آدمی کی طرح زندہ رہنا چاہتا ہوں ۔ وقار کے جراثیم ٹی ۔ بی کے جراثیم سے زیادہ مہلک ہوتے ہیں !"

(پانی کا دھواں)

———